# اخلاص

محمد رمضان یوسف سلفی، ایڈیٹر ماہنامہ صدائے ہوش، لاہور

اسلام میں عبادات کی اصل روح اخلاص ہے۔ عربی لغت میں اخلاص کے معنی خالص کرنے کے ہیں۔ یعنی جو نیک کام صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لئے کیا جائے اور اس میں ریا و نمود اور کوئی دنیاوی غرض یا حصولِ منفعت نہ ہو۔ لیکن اس حقیقت سے باخبر ہونے کے باوجود بعض لوگ فقط نمود و نمائش اور شہرت کے لئے نیک کام کرتے ہیں۔

حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھلاوے کے عمل سے منع فرمایا ہے اور وہی عمل قابلِ قبول گردانا ہے جو کہ خلوص نیت سے کیا جائے۔ جیسا کہ فرمایا:

انما الاعمال بالنیات۔

سب کاموں کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر انسان کے لئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی۔

پس جو حصول دنیا یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی غرض سے ہجرت کرے تو اس کی ہجرت اسی کام کے لئے ہے۔ (صحیح بخاری)

ایک حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من صام يرائى فقد اشرك، و من صلى يرائى فقد اشرك، و من تصدق يرائى فقد اشرك۔

جس نے دکھانے کیلئے روزہ رکھا اس نے شرک کیا، اور جس نے دکھانے کے لئے نماز پڑھی اس نے شرک کیا اور جس نے دکھانے

> **جس عمل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ریا ہوا اللہ تعالیٰ اس کے عمل کو قبول نہیں فرمائے گا۔**

کے لئے صدقہ کیا اس نے شرک کیا۔ (بیہقی و ترغیب)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ دجال کا ذکر کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، سن کر فرمایا، میرے نزدیک دجال سے بھی زیادہ ڈرنے کی چیز "شرک خفی" ہے۔ یعنی آدمی نماز پڑھ رہا ہو اور محض اسلئے بڑھا کر پڑھتا جائے کہ کوئی اس کو دیکھ رہا ہے۔ (ابن ماجہ)

ایک روایت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں تمہارے بارے میں سب سے زیادہ جس چیز سے ڈرتا ہوں وہ شرک اصغر ہے۔ پوچھا گیا شرکِ اصغر کیا ہے؟ فرمایا: "ریا"۔ (رواہ احمد)

اور بیہقی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ جس دن اپنے بندوں کے اعمال کی جزا دے گا، اس دن فرمائے گا کہ جاؤ جن کو تم دنیا میں اپنے اعمال دکھایا کرتے تھے، دیکھو، وہاں تم اپنے اعمال کی جزا اور بھلائی پاتے ہو؟

ایک حدیث میں ہے کہ جو پروپیگنڈہ کرے گا اللہ اس کی اور تشہیر کرے گا اور جو دکھائے گا اللہ اسے اور ذلیل و رسوا کرے گا۔ (بخاری و مسلم)

ایک روایت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم، ریاکار کی رسوائی کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتے ہیں کہ ---- جس نے اپنا عمل لوگوں میں سنایا ہو اللہ اس کو مخلوق کے سامنے سنا کر ذلیل و رسوا کرے گا۔ (بیہقی)

اور روایت میں ہے کہ:

لا يقبل الله عملا فيه مثقال حبة من خدل من رياء.

"جس عمل میں رائی کے دانے کے

برابر ریا ہوگا' اللہ تعالیٰ اس عمل کو قبول نہیں فرمائے گا۔(ترغیب)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ دکھلاوے کا عمل قبول نہیں ہوتا بلکہ یہ کام بہت بڑا گناہ بھی بن جاتا ہے۔ حتیٰ کہ اسکی برائی شرک کے برابر پہنچ جاتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ توحید اس کے سوا کچھ نہیں کہ انسان صرف اللہ کا بندہ اور اس کی رضا کا طلب گار ہو۔ اسی میں فلاح ہے اور یہی چیز اجر کا باعث ہو سکتی ہے۔

حدیث میں ہے کہ ۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہاری دولت کو نہیں دیکھتا وہ تو تمہارے اعمال کو اور دلوں کو دیکھتا ہے۔(صحیح مسلم)

لہٰذا نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ' قربانی اور دیگر عبادات کی ادائیگی کرتے وقت صرف اللہ کی رضا کا مقصد ذہن میں ہونا چاہئے۔ اخلاص کو تقویٰ کے ساتھ بھی تعبیر کیا گیا ہے' جیسا کہ فرمایا:

لن ینال اللہ لحومھا و لا دمآئھا ولکن ینالہ التقویٰ منکم۔ (سورہ حج)

اللہ کو قربانیوں کے گوشت نہیں پہنچتے اور نہ ان کے خون بلکہ اسے تو تمہارے دلوں کی پرہیزگاری پہنچتی ہے۔"

جب یہ ثابت ہے کہ نمود و نمائش اور ریاء والا عمل قابلِ قبول نہیں ہے تو پھر کیوں اس فعلِ نامقبول کا ارتکاب کیا جائے۔ عمل چاہے تھوڑا ہو لیکن اس میں اخلاص ہونا چاہئے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یمن کا گورنر بنا کر بھیجنے لگے تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ مجھے کچھ وصیت کیجئے؟ تو آپ نے فرمایا: اپنے دین میں اخلاص رکھو تھوڑا کام بھی تم کو کافی ہے۔(ترغیب)

میرے پیارے بھائیو! شیطان انسان کا ازلی دشمن ہے' یہ مختلف انداز و اطوار سے نقصان پہنچاتا ہے۔ اس لعین کے دامِ فریب میں آکر' ریا اور نمود کا ارتکاب کر کے اپنے اعمال ضائع نہ کر لیجئے۔ اگر آپ نے ایسا کر لیا تو پھر یقیناً یہ آپ کا بہت بڑا نقصان اور خسارہ ہے۔ جس کی تلافی صدقِ دل سے اسلامی احکامات و عبادات کی بجاآوری سے ہی ممکن ہے۔

قرآن حکیم میں ارشاد باری تعالیٰ اسی بات کا متقاضی ہے کہ۔

"فاعبد اللہ مخلصا لہ الدین۔" (الزمر)

یعنی اللہ کی عبادت واطاعت دل سے اور خلوص اعتقاد سے کرو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن سب سے پہلے شہید کا فیصلہ کیا جائے گا' میدان حشر میں اللہ کے سامنے اسے لایا جائے گا' اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کی پہچان کرائے گا وہ پہچان لے گا۔ تب اللہ تعالیٰ فرمائے گا "فما عملت فیھا" تم نے ان نعمتوں کے مقابلہ میں کیا عمل کیا؟ شہید جواب دے گا "قاتلت فیک" "حتی استشھدت" میں نے تیری راہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ میں شہید کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا "کذبت" تو جھوٹ بولتا ہے۔ تو نے میری خوشنودی کیلئے جہاد نہیں کیا بلکہ اسلئے کیا تاکہ لوگ کہیں کہ فلاں شخص کیسا بہادر ہے۔" فقدقیل" پس یہ تو کہا گیا اور دنیا میں تیری بڑی تعریف و توصیف کی گئی۔" ثم امر بہ مسحب علی وجہ حتی القی فی النار" پھر حکم دیا جائے گا کہ اس کو منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے۔ اسی طرح کا معاملہ قرآن کے قاری اور عالم کیساتھ کیا جائے گا۔ اور پھر ایک تیسرے شخص کو لایا جائے گا جو کہ ریاکار سخی ہوگا اس کا فیصلہ بھی پہلے دونوں شخصوں شہید اور عالم دین کی طرح ہوگا اور اسے بھی جہنم واصل کیا جائے گا۔ اس واقعہ کو بیان کر کے نبی ﷺ نے فرمایا کہ: "اولئک الثلثۃ اول خلق اللہ شعر بھم النار یوم القیمۃ" یہ تینوں سب سے پہلے دوزخ میں ڈالے جائیں گے اور قیامت کے دن سب سے پہلے انہی تینوں سے جہنم کی آگ بھڑکائی جائے گی۔(ترغیب)

ہم نے انتہائی اختصار کے ساتھ یہ چندباتیں پیش کی ہیں کہ دعا ہے اللہ رب العزت خلوص نیت سے نیک افعال کر نیکی توفیق دے اور ریا و نمود کے عمل سے محفوظ رکھے کہ جس سے روز محشر ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑے۔

اسلاف کے غیرت و حق گوئی کے واقعات پر مبنی کتاب آغا تفضیل احمد ضیغم کے گوہر بار قلم سے

ھنگامہ تکبیر اور شورِ زنجیر

کے عنوان سے عنقریب منظر عام پر آرہی ہے انشاءاللہ۔

جس کتاب میں صحابہؓ سے لیکر آج تک ان شخصیات کے واقعات جنکو حق کی خاطر پھانسی کے پھندے کا سامنا کرنا پڑا۔

برائے رابطہ:

ابو اسعد جامعہ سلفیہ فیصل آباد۔ فون: 780374